رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲ ۵۰

ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

فہرست مضامین

مولوی محمد حسین بٹالوی کی موت صد ۱
علاقہ مدراس کی طرف توجہ کرو صد ۲
الحکم کی قیمت میں علیت صد ۲
مالابدمن احدیت کی تاریخ صد ۳
ذکر حبیب صد ۴
ذکر خیر صد ۵
خبریں صد ۶
حق پرستوں کی صدائیں صد ۷
امور عامہ کا نیا ناظر صد ۱۱
ایڈریس نوٹ۔ الحکم میں بے ترتیبی کیا آپ صد ۱۲

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

بدر

الحکم

زیر انتظام چیف ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قادیان دارالامان | ۱۴ فروری سنہ ۱۹۲۰ | جلد ۲۲ نمبر ۶

مولوی محمد حسین بٹالوی کی موت

مولوی محمد حسین بٹالوی دشمن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفتوں کا آخر جنوری سنہ ۱۹۲۰ء نے خاتمہ کر دیا۔ وہ سر جو کہ نشہ تکبر میں مخمور تھا آخر موت کی ایک ٹھوکر نے اس کو اڑا دیا۔ وہ جسم جو کہ بغض و حسد میں شعلے کی طرح ہو رہا تھا آخر ٹھنڈا ہو گیا وہ جس کے ہاتھ کفر کا فتوی تیار کرنے کے لیے بجلی کی طرح حرکت کرتے تھے سرد پڑ گئے۔ وہ پاؤں جو مسیح موعودؑ کی دشمنی کے لیے سڑکوں کی خاک چھانتے تھے۔ آخر تھک کر ہمیشہ کے لیے جواب دے گئے۔

مخالفتیں جاتی رہیں۔ تدبیریں بھول گئیں۔ تکبر دور ہو گیا۔ فتوے پڑے رہ گئے۔ اور موت نے بڑھ کر اس کو اپنا لقمہ بنا لیا۔ اب وہی وجود جو کہ سرکشی میں سب سے بڑھ کر تھا۔ آج ہزاروں من مٹی کے نیچے دبا پڑا ہے۔ اور اٹھنے کی طاقت نہیں یہ ایک عبرتناک باب ہے فاعتبروا یا اولی الابصار مولوی محمد حسین کا سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑا دخل ہے اور اسوقت تک آنے والے مہمانوں کے لیے انی مھین من اراد اھانتک کا زندہ گواہ تھا۔ آخر زمانہ کی گردش نے اس ورق کو بھی الٹ دیا۔ اور اسکو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔

علاقہ مدراس کی طرف توجہ کرو

جنوبی ہندوستان میں سب سے بڑا شہر بلحاظ اپنی آبادی کے بلحاظ اپنی خوبصورتی کے بلحاظ تجارت علم و فضل کے مدراس ہے۔ مدراس میں سیٹھ عبدالرحمن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ایک ایسا وجود تھا۔ جس کو سب احمدی جانتے ہیں کہ وہ ایک مبارک وجود تھا۔

آپ کی وفات کے بعد چودھری حکیم محمد سعید صاحب ایک بینظیر

(انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چیف ایڈیٹر اخبار ہذا پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے چھپا اور تراب منزل سے شائع ہوا)

۵۱

شخص ہیں۔ جو کہ باوجود بوڑھے ہونے کے اپنے اندر سلسلہ کے لیے ایک تڑپ اور جوانوں کا سا جوش رکھتے ہیں۔ پیغامی پارٹی مدراس میں خصوصیت سے اپنا زہریلا اثر پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس زہر کو روکنے کے لیے میں اپنی جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا۔ کہ یا تو مدراس میں پیغام پارٹی کے متعلق سلسلہ کا سارا لٹریچر حکیم محمد سعید صاحب کے سپرد کر دیا جائے۔ یا اپنے علماء میں سے کسی منتخب عالم کو وہاں پر چند مہینے رہنے کا حکم دیا جائے۔

حکیم محمد سعید صاحب کا جو رسوخ مدراس میں ہے وہ میرے نزدیک کسی بڑے سے بڑے سیٹھ اور تاجر کا بھی نہیں۔

وانیم باڑی میں بڑے بڑے سیٹھ رہتے ہیں۔ جو چمڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ ان کی اکثر موٹریں حکیم صاحب کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں۔ سیٹھ لوگ خود حکیم صاحب کے پاس آتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ پرنس آف ارکاٹ تک سے حکیم صاحب کے ایسے تعلقات ہیں کہ جن کو دیکھ کر بہت لوگ حسد کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے وجود سے مدراس میں احمدیت کا پھیل جانا کچھ مشکل نہیں۔ احمدیت کے لیے مدراس کی زمین بہت مفید زمین ہے۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ وہاں ایک مستقل مشن جاری کیا جائے۔ اگر ہم ایک مشن مدراس میں جاری کریں تو ایک اس لیے کہ یہاں کے امرا اور بڑے بڑے لوگ سلسلہ کی باتوں کو سنتے ہیں مفید ہوگا۔ دوسرے مدراس میں ٹیمل زبان بولی جاتی ہے یہی زبان سیلون کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ یہاں سے ٹیمل زبان میں لٹریچر شائع کر کے علاقہ مدراس اور سیلون میں یکدم بھیجے جا سکتے ہیں۔ سیلون اور مدراس کا راستہ تین دن سے زیادہ کا نہیں۔ اسلیے ہم ڈاک کے ذریعے سیلون میں بہت کام کر سکتے ہیں مدراس میں ہندو نہایت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اور اکثر تعلیمیافتہ ہیں۔ بعض ضلعوں میں مسلمانوں کی آبادی

تین چار فیصدی کے حساب سے بھی ہے۔ یعنی ہندو ازم کا یہ ملک گھر ہے۔ عیسائیت نے اس ملک میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور عیسائی جس کثرت کے ساتھ اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ دوسری جگہ اس کی نظیر کم ملتی ہے۔ تھوما حواری کی قبر مسیح کے ہندوستان میں آنے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ پس یہاں ہندوؤں اور عیسائیوں میں کام کرنے کا بڑا وسیع میدان ہے۔

میسور کی ریاست اس علاقہ میں ہے جہاں مسلمان بھی ہندوؤں کے رنگ میں رنگین ہیں۔ ان مسلمانوں کی بیدینی زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ ہماری خبر لو۔ ورنہ کسی نہ کسی دن ہم ہندوؤں یا عیسائیوں میں جذب ہو جائینگے۔

میسور کے قریب کوہ نیلگری ہے۔ موسم گرما میں یہ جگہ جنوبی ہندوستان کے امرا اور حکام کا ہیڈ کوارٹر ہوتا ہے۔ علاقہ مدراس میسور حتیٰ کہ حیدرآباد تک کے لوگ یہاں پر موسم گرما گزارنے چلے جاتے ہیں۔ نیلگری پہاڑ پر موسم گرما میں تمام علاقہ جات کے اندر تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ اور تمام وہ لوگ جو اس موقع پر آتے ہیں مستفید ہو سکتے ہیں

میسور کے علاقہ میں شیموگا کی زمین احمدیت کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پس مدراس میں رہنے والا مبلغ نہایت آسانی کے ساتھ شیموگا میں بھی تبلیغ کر سکتا ہے

علاقہ مالابار اسی جنوبی ہندوستان میں شامل ہے۔ مدراس سے تین دن کے اندر ہم مالابار میں پہنچ سکتے ہیں۔ مدراس میں رہنے والا مبلغ مالابار کا دورہ نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ مالابار کے ایک گاؤں میں مولوی کنجی کا فتنہ پیدا ہو چکا ہے اس لیے اگر سال میں تین مہینے کوئی مبلغ اس جگہ قیام کرے تو میں یقین کرتا ہوں کہ چند سالوں میں یہ فتنہ ٹوٹ سکتا ہے۔ اسلیے مدراس میں رہنے والا مبلغ جہاں مدراس کے امراء۔ عوام۔ ہندو عیسائیوں میں کام کر سکتا ہے۔ وہاں وہ ٹیمل زبان کی وجہ سے سیلون کو بھی بہت مدد دے سکتا ہے اسی طرح نیلگری پر جا کر وہ جنوبی ہندوستان کے تمام معززین کو دعوت حق پہنچا سکتا ہے۔

ان مہینوں میں جبکہ مدراس میں خوب دھوپ ہوتی ہے۔ مالابار میں بارشوں کی کثرت ہوتی ہے۔ جب مالابار میں بارشیں رک جائیں تو وہی مبلغ مالابار میں بھی کام کر سکتا ہے

پس ایسا مفید مرکز ضرور حاصل کر لینا چاہیئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کی طرف ضرور توجہ فرمائے ✦

الحکم کی قیمت میں رعایت!

الحکم کے مربیوں اور محسنوں میں سے ایک خاص مربی نے الحکم کو ایک خاص رقم دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہ شرط لگا دی ہے کہ میرے نام کا اظہار نہ کیا جائے وہ اس رقم اس طرح سے خرچ کرنا چاہتے ہیں کہ اس رقم سے ان لوگوں کو جو غیر مستطیع ہیں اور الحکم کو خریدنا چاہتے ہیں۔ کہ

الحکم رعایتی قیمت پر دیا جائے

میں اس رقم کو جس کی پہلی قسط وصول ہو گئی ہے بڑے شکریہ سے قبول کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ پچیس ۲۵ غیر مستطیع احباب کو الحکم صرف تین روپے سالانہ قیمت ادا کرنے پر دیا جائیگا

اس لیے پچیس غیر مستطیع احباب یا طلباء درخواستیں کریں اسیطرح سے اگر صرف بارہ احباب پیدا ہو جائیں تو الحکم پھر اسی آن بان اور شان و شوکت سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا ✦

(ایڈیٹر)

مالابار میں احمدیت کی تاریخ

Digitized by Khilafat Library

گذشتہ سے آگے

سنہ ۱۹۱۲ء

سنہ بارہ میں پھر ہر طرف سے احمدی آکر جمع ہوگئے اور عبدالقادر اور علی پنگوں سے تشریف لے آئے اور انہوں نے چاہا کہ اپنے بیٹے حامد کا ختنہ کریں۔ اس کی خبر جب قاضی صاحب اور راجہ صاحب اور دیگر امراء کو ملی تو وہ سب کے سب اس بات پر تل گئے کہ یہ رسم ختنہ نہ ہونے دیجائے۔ چنانچہ بڑی سختی سے حجاموں کو بند کر دیا۔ کہ کوئی ختنہ نہ کرے۔ اور دوکانداروں کو حکم دیدیا کہ کوئی چیز ان کے ہاتھ نہ فروخت کی جائے مگر عبدالقادر صاحب نے ان امور کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اشیاء منگوا اور کالی کٹ سے منگوالیں۔ راجہ صاحب کا حکم باورچیوں کو بھی مل گیا کہ کوئی باورچی کام نہ کرے۔ مگر ولیر اور بہادر عبدالقادر نے اس بات کی بھی پرواہ نہ کی۔ باہر سے منگوا کر منگوالیا۔ جب امراء کنانور کو یہ معلوم ہوا کہ اشیاء بھی آگئی ہیں۔ اور باورچی بھی آگیا ہے اب یہ کوشش شروع ہوئی کہ باورچی بھگا دیا جائے۔ باورچی کی بڑی حفاظت کی جاتی اور اس کو پیشاب خانہ بھی مکان کے اندر کرواتے۔ ... باہر نہ جانے دیتے تھے۔ گوشت کے لیے پیشگی روپیہ دیا ہوا تھا۔ راجہ اور قاضی کی طرف سے پیاہی شہر میں یہ منادی کرتے پھرتے تھے کہ کوئی محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا امتی عبدالقادر کے گھر نہ جائے مگر ان سپاہیوں کے پیچھے پیچھے ای عبدالقادر کا بھائی کویا کٹی صاحب احمدی نمبر کچالی عبدالقادر صاحب تمام شہر میں منادی کرتے جاتے تھے کہ کل اتنے بجے ہمارے بھتیجے کا ختنہ ہے سب لوگ آئیں۔ دوسرے دن صبح کو ختنہ تھا۔ اسی دن ا... صاحب کا ایک وزیر جو کہ تالیجری میں رہتا تھا آیا۔ اور عبدالقادر صاحب کو توبہ کرانی چاہیئے کیونکہ راجہ اور تمام لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ آج کی مصیبت ایسی مصیبت ہے کہ یہ ضرور آج توبہ کرلے گا۔ عبدالقادر صاحب نے وزیر کی نصیحت آمیز باتیں سن کر غصہ سے جھٹ بیگ میں سے ایک حجامت کی مشین نکال کر دکھائی اور کہا کہ یہ دیکھو مشین میں اس سے خود حجامت کرسکتا ہوں۔ مجھے تمہارے حجاموں کی ضرورت نہیں۔ اگر بچے کا ختنہ نہ ہونے دوگے تو میں ڈاکٹر کو فیس دوں گا اور ختنہ کروادوں گا تم لوگ ہمکو ایسے کمزور ایمان کا خیال کرتے ہو اور بڑی سختی سے اس کی باتوں کا جواب دیا۔ اور کہا کہ میں ایک ایسے امن کے زمانے کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ کہ تم میں کوئی شخص اس پرامن زمانے میں میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

وہ وزیر بہت شرمندہ ہوا۔ اور وہاں سے چلا گیا اب لوگ بھی راجہ کو اور اسکے وزیر کو گالیاں دینے لگے اور کہنے لگے کہ وزیر وہاں کیوں گیا۔ دوسرے لفظوں میں راجہ خود گیا۔

ایک طرف تو یہ شور تھا وزیر کے جاتے ہی عبدالقادر نے ایک تار کلکٹر صاحب کو دی کہ میرے بچے کا ختنہ ہے اور حالات نہایت خطرناک ہیں سخت فساد اور کشت وخون کا اندیشہ ہے۔ راجہ اور دوسرے لوگ فساد پر آمادہ ہیں۔ وہ تار کلکٹر نے سب کلکٹر کی معرفت مجسٹریٹ کو بھیجدی۔ ہر طرف سے مہمان آگئے اور پولیس کے آنے میں دیر ہوگئی۔ عبدالقادر صاحب گھبرا گئے یہ گھبراہٹ محض اسلیے تھی کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو فوراً ایک اور تار سب کلکٹر کو دی۔ شام کے وقت جب گوشت لینے دوکان پر گئے (جسکو روپیہ بہت پہلے پیشگی دیا ہوا تھا) اس گوشت کے عوض روپیہ واپس لے آئے تو سب میزبانوں کے ہوش اڑ گئے مگر شاباش عبدالقادر اور شاباش اے احمدیہ جماعت!

کہ ایسے سخت امتحان میں بھی تم نے استقلال اور استقامت کو نہیں چھوڑا اب سوچا کہ اب کیا کیا جائے دو تین بکریاں گھر میں تھیں اُن کو بھی ذبح نہیں کرسکتے تھے جبتک میونسپل کمیٹی کی طرف سے گھر نہ ہو۔ یہ لوگ اسی گھبراہٹ میں تھے ایک شخص مسمی عبداللہ آلونے کہلا بھیجا۔ کہ گھبراؤ نہیں۔ تم میونسپل چیرمین سے اجازت حاصل کرو۔ بکرے میں ابھی لاتا ہوں۔

ناظرین اس جگہ ذرا غور فرمائیں کہ کسی شخص کے گھر میں شادی ہو۔ مہمان موجود ہوں۔ دعوت کھانا تیار کرنے کے وقت یہ مصیبت آپڑے کہ سامان میسر نہ آئے تو اسوقت کیسی تکلیف ہوگی

جس کے گھر میں یہ سامان ہو رہا ہے۔ الغرض ای عبدالقادر صاحب ان سب باتوں کو برداشت کرکے فوراً ایک خط میونسپل چیرمین کو لکھنے لگا۔

چیر میں ایک ہندو تھا اس کا مکان شہر سے تین میل باہر تھا اسوقت ایک گاڑی کرایہ پر لیکر ای کویا کٹی بمعہ ایم ابراہیم اس کے مکان پر ۱۰ بجے شب سے پہلے پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسنے ایک کھڑکی میں سے دیکھا کہ کون ہے؟ فوراً اسلام کرکے چٹھی ہاتھ میں دیدی۔ اور زبانی بھی عرض کیا۔ اس نے بہت افسوس کے الفاظ کہے اور اس عظیم الشان بدمعاشی پر ملامت کا اظہار کیا اسوقت اس نے سینٹری انسپکٹر کو لکھا کہ اسوقت بکروں کی فیس لیلو اور خواہ صبح جاکر پاس کرنا۔ ان کا سخت حرج ہوگا۔ اللہ جزائے خیر دے اس نے بھی کام میں کوئی روک نہیں ڈالی اور فیس لیکر اجازت دیدی۔ یہ کام کرتے ہوئے نصف رات گزر گئی۔ آخر بکرے ذبح کیے گئے گوشت ہوگیا۔ مہمان واپس جانا چاہتے تھے۔ عبدالقادر صاحب ان کو روکتے تھے۔ کہ ٹھہرو ابھی مت جاؤ۔ ایک چٹھی سب انسپکٹر کو لکھی۔ اور بندکی۔ اتنے میں سب انسپکٹر صاحب بمع چند سپاہیوں کے ایک گاڑی سے اُتر پڑے ای کویا کٹی نے دوڑ کر بھائی

الدین

کو خبر دی کہ پولیس آگئی۔ چٹھی جیب میں ڈال لی۔ اور سب انسپکٹر کا استقبال کیا لیجا کر اپنے کمرے میں بٹھایا۔ سب انسپکٹر صاحب نے سب سے پہلے اس بات کا افسوس کیا کہ آپنے ہمکو اطلاع نہ دی۔ اور سیدھے سب کلکٹر کو تار دیا ہم یہاں کس کام کے لیے ہیں۔ اسی عبدالقادر صاحب نے اس کی تسلی کر دی۔ خط نکال کر دیا سب انسپکٹر نے پڑھا اسی وقت سڑک پر پہرہ لگا دیا۔ احمدیوں کو خود گاڑی میں سوار کیا۔ قافلہ منتشر کیا۔ اور حکم دیا کہ جو فساد کرے اس کو گرفتار کر لو۔ (باقی دارد)

ذکر حبیب

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانیے کیا یاد آیا

۱۹۰۵ء میں جبکہ کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا میں پہلی بار حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دربار کی حاضری کے لیے ایک مہینہ کی رخصت لیکر میرٹھ سے بٹالہ پہنچا۔ اسٹیشن پر پہنچکر مجھے فکر ہوئی کہ کسی سے پوچھوں کہ حضرت اقدس قادیان میں ہیں یا گورداسپور۔ ہنوز اپنے درجہ میں بیٹھا ہوا مسافروں کی صورتوں کا بغور مطالعہ کر رہا تھا۔ تاکہ کسی کو احمدی جانکر حالات کا علم صحیح حاصل کروں۔ چونکہ یہ پہلا سفر سرزمین پاک پنجاب کا تھا اس لیے نہ کسی سے واقفیت تھی نہ زبان ہی سے آشنائی تھی۔ دفعتاً ایک مسلمان میرے درجہ کے قریب آئے۔ بوجہ ان علامات کے جو احمدیوں میں نمایاں ہوتی ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں ہیں وہ میرے درجہ میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ گورداسپور ہیں اور میں وہیں جا رہا ہوں۔ یہ دوست سردار فضل حق صاحب تھے۔ جو اسی گورداسپور کے رئیس ہیں اور افسوس کہ پھر سفر مابعد میں سوائے ایکدو بار کے ان کی زیارت نہیں ہوئی وہ پہلے احمدی تھے جن سے سفر قادیان میں ملاقات ہوئی۔ اسلیے میرے دل میں ان کا فوٹو ہمیشہ رہتا ہے اور آنکھیں مشتاق ہیں کہ وہ بار بار دارالامان میں نظر آئیں۔ میرے رفیق سفر منشی امتیاز احمد صاحب وفا میرٹھی تھے۔ جو میری احمدیت کی ابتداء میں مجھے روشناس ہوئے اور پھر احمدی ہوئے اور میرے ساتھ دارالامان آئے۔ عرصہ تک میرا انکا ساتھ رہا۔ اور انکا احمدیت کا ساتھ رہا۔ مگر دل میں درد چٹکیاں لے رہا ہے کہ وہ وفا کو ئے وفا میں متزلزل ہوئے۔ رامپور میں میری ملازمت کے سلسلہ کے منقطع ہوتے ہی وہ ہم سے کٹ کر جدا ہو گئے ان کی علیحدگی کے اسباب کیا ہوئے؟ یہ تو ایک داستان طویل ہے۔ مگر بظاہر انکار رامپور میں نکاح کرنا۔ اور پھر نوکری جانے کا خوف انکے دامن وفا پر داغ بیوفائی لگانے کا موجب ہوا۔ جہاں تک مجھے ان کی طبیعت کا علم ہے میں جانتا ہوں کہ وہ سلسلہ محبت منقطع نہ ہونے دینگے ہاں ان کے ضعف ایمان نے سرچشمہ حیات ابدی سے انھیں بہت دور پھینکدیا ہے لیکن اس موقع پر ان سے بھی دو دو باتیں کر لینا بے محل نہ ہوگا۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس مہجور کو توفیق رفیق بخشے۔ اور وہ اصلاح حال کی طرف متوجہ ہو ان کے لیے یہ کافی ہے اے وفا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔

یہ تو دو واقعے جملہ معترضہ تھے۔ سلسلہ مدعا یہ ہے کہ بٹالہ پر ریل سے اتر کے سیدھے گورداسپور پہنچے۔ اسکا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں کہ ایک جس نے ذریعہ خط بیعت کی ہو اور چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے آیا ہو۔ پہلی ملاقات میں اس کے دل میں کس قسم کے جذبات ہوں گے۔ اور کس قدر ہوں گے۔ گاڑی بان ہمارا سامان لیکر برج سعادت کی طرف چلا۔ جہاں یہ شمس الہدیٰ جلوہ افروز تھا اور ہم راہ سے کترا کر کچہری کی طرف پاپیادہ چلے آئے یہ خبر سن کر کہ حضرت کچہری میں ہیں۔ کچہری پہنچکر معلوم ہوا کہ سواری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آرہی ہے۔ ہم آگے بڑھ گئے اور ایک ہجوم اچھلتے ہوئے دوڑتے ہوئے لوگوں کا نظر پڑا۔ رتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوار تھے اور حلقہ بگوشوں کا حلقہ چاروں طرف تھا۔ ہر شخص قرب کا طالب تھا۔ اسلیے قریب پہنچنے کی جد وجہد میں ایک مستانہ رقص کا انداز تھا۔ یہ دیکھکر مجھے اپنی بدحواسی میں لذت آئی۔ تاہم میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا۔ میری ظاہری وضع پنجاب کے خلاف تھی۔ اسلیے میرے پنجابی بھائیوں نے بزرگانہ شفقت سے جگہ دیدی۔ جسے میں ایک غیبی امداد سمجھتا ہوں۔ اسلیے کہ اس کے بعد پھر کبھی یہ اتفاق آجتک نہیں ہوا کہ پروانوں کے ہجوم میں کوئی پیچھے رہا ہوا کسی جد وجہد سے خود بخود آگے پہنچ سکا ہو۔ میرے دل میں دھڑکن تھی کچھ خوف تھا کچھ شوق تھا گویا کی طاقت مفقود تھی۔ رتھ میں بائیں کی طرف سید محمد احسن صاحب تھے۔ جن میں سے ناواقف تھا انھیں دیکھکر بجلی کی طرح میری نظر دوسری طرف چمک کر جا پڑی اور میں نے وہ صورت دیکھی جو حیا و سکوت اور سنجیدگی کا ایک نورانی مجسمہ تھا۔ حضرت اقدس کو میں نے مخاطب فرما کر بہت کوشش سے میں نے اپنے خشک گلے۔ سوکھی ہوئی زبان سے السلام علیکم اور اپنا نام ظاہر کیا۔ جواب سلام پاکر اس محمل مقدس کے ساتھ ہو لیا۔ ۲۴ روز تک حضرت اقدس کے دربار میں حاضر رہا۔ شب و روز کا یک جائی قیام میرے لیے وہ نعمت تھی کہ شاید برسوں مجھے یہ دولت نصیب نہ ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر ادا میری نگاہ میں رہتی تھی۔ بہت کوشش کر کے میں اس جلوہ گاہ نور کی فطرت کو مطالعہ کرتا تھا۔ اسکی خاموشی کو بھی

غور سے دیکھتا تھا۔ اور کوشش کرتا تھا کہ چہرہ مقدس کی کوئی حالت نظر انداز نہ ہو جائے۔ لہذا احباب کی دلچسپی کیلئے بعض باتیں جو حافظہ میں اب تک موجود ہیں سناتا ہوں۔

دینی غیرت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل مقدمہ ہماری طرف سے تھے۔ وہ کسی مسلمان جج سے ملنے کے لیے گئے جو گورداسپور میں اُس وقت معین تھے۔ مجھے بھی ساتھ لے لیا۔ جج صاحب اجلاس پر تھے معلوم نہیں کیا نام تھا۔ ان کا پیشکار بھی مسلمان تھا۔ محمد حسین خشکی یا اسی طرح کچھ اور نام تھا۔ غالباً اہلحدیث کے فرقہ میں سے تھا۔ جج صاحب اور اُس کے پیشکار نے خواجہ صاحب سے بڑی زور کے ساتھ تحریک کی کہ حضرت اقدس سے راضی نامہ اسی مقدمہ میں کرا دو۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ میں تو رضامند ہوں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام شاید ہی راضی ہوں۔ بہر حال کوشش کروں گا یہ کہکر وہ واپس آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے سڑک پختہ کے کنارہ درختوں کے نیچے ایک دری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب نے جج صاحب کی ملاقات کا حال اور اُنکی خواہش راضی نامہ کا ذکر کیا اور بہتر سے بہتر لہجہ میں اس معاملہ کو پیش کیا۔ لیکن وہ قدرت کا کھلا ہوا پھول جسپر تبسم کی ادا ہر وقت چھائی رہتی تھی دفعتاً متغیر ہو گیا۔ اور چہرہ منور سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے شعلے نمودار ہوئے اور حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی میرا معاملہ ہے کہ میں صلح کر لوں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی توہین کی گئی ہے۔ مجھے الفاظ صحیح یاد نہیں ہیں مگر مفہوم یہی تھا۔ اور نہایت زور کے ساتھ آپنے دس پندرہ منٹ تک اس بیہودہ خیال کی تردید کی۔ غالباً محمد افضل مرحوم یا کسی اور دوست نے ڈائری میں وہ تقریر لکھی ہو گی شاید ڈائری البدر کی اُسوقت تک شروع نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے جوش کی وجہ جہاں تک مجھے خیال ہے خواجہ صاحب کے لہجہ سے اُن کا اس خیال راضی نامہ کے ساتھ موافقت یا ہمدردی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲) دوران مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اجلاس کے بائیں طرف بارجہ پر کہنیاں ٹیک کر کھڑے ہوتے تھے اور سر مبارک دست مبارک پر رکھے تھے۔ دروازہ عدالت کیطرف رخ اور ہوتا تھا۔ مگر رعب جلال کا یہ حال ہوتا تھا کہ اُس چہرہ منور کیطرف آنکھ اُٹھانا مشکل ہوتا تھا۔ میں تو مسلسل دو منٹ بھی اُس طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ باہر آتے ہی وہ کیفیت بدل جاتی تھی اور وہی تبسم نما چہرہ گل شاداب کی طرح ہو جاتا تھا۔ یہ عزت حق کا تقاضا تھا۔ میں نے ہی نہیں بلکہ اکثروں نے یہ دیکھا ہو گا۔ عدالت تو کبھی اُدھر رُخ ہی نہیں کرتی تھی ملزم اور وکیل ملزم بھی بہت کم اُسطرف دیکھتے تھے۔

(۳) ایکمرتبہ باتوں باتوں میں مولوی الٰہی بخش صاحب بنارسی نے وقتِ عصر کہا کہ حضرت مجھے یقین ہے کہ میری بیعت کے بعد بہت لوگ بیعت کرینگے۔ چھت پر حضرت اقدس ٹہل رہے تھے اور مولوی الٰہی بخش صاحب گورداسپور میں ایک وفد کے ساتھ اہل بنارس کی طرف سے تحقیقات کے لیے آئے تھے۔ حضرت ٹہلتے ٹہلتے فوراً کھڑے ہو گئے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا۔ مولوی صاحب مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ بیعت کرے جس نے مجھے بھیجا ہے وہ خود ہی دنیا کا سر میرے قدموں پر گرا دیگا۔

مولوی صاحب کے لہجہ میں بظاہر کوئی ایسی ادا نہیں تھی کہ جوش پیدا کرتی مگر انبیاء علیہ السلام کی نظرت ایک مجلّے آئینہ ہوتی ہے۔ وہ قلب کی اندرونی کیفیات بعض وقت اسطرح دیکھتے ہوتے ہیں گویا کتاب پڑھ رہے ہیں۔

ذوالفقار علیخاں (صاحب) گوہر

ذکر حبیب

اوپر کے کالموں میں ذکر حبیب کے عنوان سے میرے مکرم بزرگ خان ذوالفقار علی خانصاحب گوہر کا مضمون درج ہے۔ میرے مخدوم نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ جلد جلد ذکر حبیب کے عنوان سے الحکم میں مضامین چھپنے کے لیے عطا فرمایا کرینگے مخدوم و مکرم ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔

خانصاحب میری کسی معرفی کے محتاج نہیں۔ سلسلہ کے اکثر افراد اس مکرم شخص کو جانتے ہیں اکثر احباب نے گذشتہ سے پیوستہ سالانہ اور پیوستہ سالانہ اجلاسوں میں خانصاحب موصوف کو اس عظیم الشان مقدس جلسہ کی کرسی صدارت پر جلوہ افروز دیکھا ہو گا۔ خانصاحب سلسلہ کے لیے اپنے دل میں ایک خاص تڑپ اور جوش رکھتے ہیں۔ سلسلہ ہی کی وجہ سے آپ کی شخصیت اور آپ کی ذات کو بہت سے دھکے لگے مگر مرد میدان نے ان سب کو لا اُبالی کہتے ہوئے گزار دیا۔ آپکے سلسلہ کے اندر بہت کچھ خدمات کی ہیں ان کی تکلیفوں اور ان کی خدمات کی داستان ایک لمبی کہانی ہے۔ جس کو میں کبھی اگر خدا نے موقع دیا تو مشاہیر سلسلہ میں درج کروں گا۔

مخدوم مکرم اس خاندان کے سب سے بڑے ممبر ہیں جو آج ہندو مسلمانوں کے اندر انقلابی لہر پیدا کرنے میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ میرا مطلب مسٹر محمد علی بی اے اور مسٹر شوکت علی سے ہے۔ آپ ان کے برادر اکبر ہیں۔ علی برادران نے جو شہرت حاصل کی ہے۔ خانصاحب اگر اس سلسلہ میں ہوتے تو اس سے بہت زیادہ حاصل کر لیتے۔

خانصاحب کے اخلاص اور آپ کی سلسلہ سے محبت کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ بڑی سے بڑی تکلیفوں میں بھی ثابت قدم رہے۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑھاتے رہے اب آپ ایک لمبی رخصت حاصل کر کے قادیان میں تشریف لے آئے ✣ اور یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل نے اسطرح آپ کو نوازا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو نظارت امور عامہ کے لیے منتخب کر لیا ✣

ربنا ازدفنی د

خبریں

۶۲۸ بیگناہوں کی رہائی گورنمنٹ عالیہ نے ۱۹ اپریل میں ۷۳۴ بلوائی گرفتار کیے تھے ان میں سے ابتک ۶۲۸ رہا ہو چکے ہیں۔ باقی بھی جلد بعد غور مزید رہائی پائینگے ۔

آئندہ وائسرائے ہند کلکتہ ۲ فروری ٹیلیمین کو ولایت سے تار پہنچا ہے کہ فلڈ مارشل بیگ کو وائسرائے ہند کے عہدہ پر روانہ ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ مگر وہ ابھی اس کو منظور نہیں کرتے ممکن ہے زیادہ زور دینے پر آپ لارڈ جیفورڈ کی واپسی پر یہ کام تسلیم کرلیں ۔

زمین کی قیمت کتنی بڑھ گئی کلکتہ ۲ فروری مسرز بیری اینڈ کمپنی والوں نے ۵ لاکھ ۵۰ ہزار میں مسرز ٹرنر مارکین اینڈ کمپنی والوں کے پاس فروخت کردی ہے گویا فی کوٹھا ۷۰ ہزار میں پڑا ہے۔ اسیطرح ایک میل منگولین میں ۱۲ لاکھ پر فروخت ہوا ہے جو ۸۰۰ ۴ مربعہ گز ہے ۔

۷۰ ہوائی جہازوں کی تباہی برلن کی **جرمن شرارت کا شبہ** خبر ۲۵ کو آج موصول ہوئی کہ ۷۰ ہوائی جہاز جنمیں دو بھوتنے جہاز بھی تھے۔ یکلخت آگ کی بھینٹ ہوگئے حالانکہ حسبروز یہ جہازات اتحادیوں کے حوالہ کیے جانے تھے۔ اسی روز یہ وقوعہ پیش آیا۔ تاحال تباہی کی وجہ ظاہر نہیں ہوئی ۔

دسہزار پونڈ انعام کے لارڈ فرنچ نے دسہزار پونڈ کا انعام اس پتہ بتانے والے شخص کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو آئرلینڈ کے ۱۴ پولیسمینوں کے قتل کا پتہ بتائیگا جو ۳۰ ماہ حال جولائی کے بعد قتل کیے گئے ہیں ۔

دو رایک ہزار پونڈ اگر کوئی شخص اس سازش کو پوشیدگی بتلائے گا تو اسکو بھی ایک ہزار پونڈ انعام دیا جائے گا۔ یہ اعلان برٹش سلطنت پر حاوی ہوگا۔

پریس ایکٹ موقوف ہوگیا

خوشی کے شادیانے لوکل گورنمنٹ نے شاہی اعلان کے بموجب پریس ایکٹ سنہ ۱۹ء کو قطعی منسوخ فرمادیا ہے۔ حضور لاٹ صاحب برمانے نہ صرف ۲۳ نظر بندوں ہی کے بند چھوڑے بلکہ ۱۴ جلاوطنوں کی رہائی کا حکم بھی صادر فرمادیا ہے

اخباری ضمانتیں واپس کیجائینگی۔ مزید خوشخبری جو اخبار ضمانت داخل نہ کرسکنے کے باعث ابتک بند تھے اب بلا ضمانت جاری ہوسکتے ہیں۔ جن سے ضمانت طلب کی گئی تھی اُن کو واپس کیجائے گی اور ضبط شدہ ضمانتیں خاص سیاد کے اندر والی بھی واپس کردینگے ۔

ایک ہزار کا عطیہ ٹمانک کے خان بہادر عبدالرحمن نے وزیر فورس کو چیف کمشنر کے رونق افروز ہونے کے اعجاز میں ایک ہزار روپیہ زخمی سپاہیوں کی امداد کے لیے مرحمت کیا ۔

۴۳۹ جانیں ڈوب گئیں جہاز افریب جس میں ۴۶۵ مسافر سوار تھے ڈوب گیا ۔ خبر ہے کہ ۲۶ سیلوں نے ۲۶ ڈوبتوں کو بچالیا۔ باقی ۴۳۹ سمندر کی تہ میں بیٹھ گئے۔ یا آبی جانوروں کا خذا رہوگئے ۔

ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کے امریکہ کے وزیر خزانہ نے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی منظوری کرلیا اور پولینڈ والوں کو فاقہ کشی سے بچانے کے لیے چاہی ہے۔ غالباً رقم مطلوبہ منظور ہوجائے گی ڈالر قریباً ۳ روپیہ کا ہوتا ہے ۔

۳۰ لاکھ ڈالر کا سونا کی خبر ہے کہ عنقریب ۳۰ لاکھ ڈالر کا سونا امریکہ سے ہندوستان آنیوالا ہے

تیس ہزار اندھے کے یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں تیس ہزار وزارت سررشتہ حفظان صحت نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں ۲۵ ہزار ۸ سو چالیس تعداد بتلائی گئی ہے۔ اس کے منجملہ ۴۶ فیصدی اندھے ناکارہ ہیں جو کسی قسم کی محنت نہیں کرسکتے دو ہزار بائیس اندھے اپنی آمدنی یا کمائی پر گزارہ کرتے ہیں چھ ہزار تین سو اکانوے اندھوں میں موسیقی جاننے والے۔ گانے والے کسان پادری مدرسین۔ مقررین۔ اور خانگی ملازمین ہیں یہ تحریک کی گئی ہے کہ اندھے کام کرنے والوں کی اجرت میں ہفتہ وار پندرہ شلنگ کی مقررہ رقم کا اضافہ کیا جائے تا انھیں ان کام کرنے والوں کے مساوی رکھا جائے۔ جو دیکھ سکتے ہیں ۔

ایک عجیب ٹائپ رائٹنگ مشین۔ رمنگٹن کی بنائی ہوئی ٹائپ رائٹنگ مشین اب یہاں ہر جگہ رائج ہیں۔ دفتروں میں۔ کچہریوں میں۔ کارخانوں میں۔ دکانوں میں سب جگہ ان کی کھٹ کھٹ سنائی دیتی ہے۔ انگریزی ہی کی نہیں بلکہ ناگری لکھنے والی مشین بھی اب بننے اور بکنے لگی ہے نہیں دیر تک چلانے میں انگلیاں درد کرنے لگتی ہیں۔ لکھائی کا کام بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے بہت دنوں سے کوشش ہو رہی تھی۔ اس میں اب کامیابی دکھائی دے رہی ہے۔ امریکہ میں ایک جگہ بروکلین ہے۔ وہاں ایک مسیحی جان فلادر الخیر رہتا ہے وہ ایک ایسی ٹائپ رائٹر کی مشین بنا رہا ہے کہ جس میں کام کرنے میں انگلی اٹھانے ہی کی ضرورت نہ پڑے گی سامنے رکھکر صرف مونہ سے عبارت بول دینی پڑے گی لکھنے والا بولتا جائیگا۔ مشین لکھتی جائے گی۔ جتنا جلد بولنے والا بولے گا مشین لکھتی جائے گی۔ اس مشین میں ٹائپ رائٹنگ اور ٹیلیفون دونوں کے کل پرزے رہینگے۔ اسکے علاوہ اور بھی کتنے ہی عجیب عجیب پرزے رہیں گے جو ہر قسم کی آواز کو حروف میں بدلتے جائینگے یہ مشین قریب قریب بن چکی ہے کچھ ہی مشکلات کا حل ہونا باقی ہے۔ ان کے بھی جلدی حل ہو جائینگی۔ امید ہے مشین تیار ہوجانے پر ٹیلیفون کے دفتروں میں لگائی جاسکے گی۔ اس کے لگانے سے مونہ سے کہی گئی باتیں۔ لکھی بھی جائیں گی۔ اور اور اگر سننے والا چاہے گا تو مشین کے پاس بیٹھا ہوا ان کو سنا بھی جائے گا ۔

۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمود وعلیٰ عبدک المسیح الموعود صاحب المقام المحمود وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

حق پر توکی صدائیں

Digitized by Khilafat Library

شب جمعہ ۹ر جنوری ۱۹۲۰ء کو مولانا مولوی سید ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی کی مساعی جمیلہ سے ایک مشاعرہ محمود منزل میں (جو مجھ خاکسار محمود احمد کا مکان ہے) منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ نواب وقار الملک صاحب آف رامپور پریذیڈنٹ تھے۔ قادیان کے شعراء نے اپنی اپنی نظمیں پڑھیں جو کہ سب کی سب کسی حد تک سلسلہ کے رنگ میں رنگین تھیں۔ طرح کا مصرع یہ تھا "دلِ شکستہ اگر قابلِ دعا ہوگا" جس ترتیب سے نظمیں پڑھی گئیں۔ اسی ترتیب سے درج اخبار کرتا ہوں۔ {محمود احمد}

جناب مولوی مہر محمد خانصاحب شہاب احمدی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

دلِ شکستہ اگر قابلِ دعا ہوگا
اثر دکھائے رسائی دعائے مظلوماں
مری شکایتیں لیکر رقیب کیوں آتا
تم اپنی بزم میں آؤ تو بے نقاب آؤ
مجھے تو ہوش نہ تھا وقتِ پرسشِ اوّل
بھنور میں کشتیِ اصنام آگئی ہمدم
دل و زباں مری ناآشنائے لکھو پڑھ
ہمارا قبلہ مقصود ہے خدائے جہاں۔
خزاں کا وقت گیا موسمِ بہار آیا
جنھوں نے چھوڑ دیا مسلکِ وفا کیشاں

ہلے گا عرش زمینوں پہ زلزلہ ہوگا
زمین بدلیگی اور آسماں نیا ہوگا
ترے حضور میں آنا ہی مدعا ہوگا
وگرنہ خونِ تمنائے مدعا ہوگا
ہجومِ شوق میں کیا جانے کیا کہا ہوگا
بتوں کا وقت گیا تا خدا خدا ہوگا
وہ اور ہوں گے جنھیں آپ سے گلہ ہوگا
ہمیں روا ہے جو اوروں کو ناروا ہوگا
جہانِ مسیح محمدؐ کا جانفزا ہوگا
شہابؔ حشر بھی اُن سے مرا جدا ہوگا

محمد حبیب احمد صاحب حبیبؔ احمدی قریشی بریلوی مقیم دارالامان

جو کوئی حضرتِ احمدؑ کو مان لے دل سے
لوائے مہدی کے نیچے جو ہوگا محشر میں
یہ ہوگا حشر میں نقشہ نبی کے اعدا کا
ملے گی جنتِ فردوس اور حیات اُسے

تو اُسپہ لطفِ نبیِ فضلِ کبریا ہوگا
وہ زیرِ سایۂ دامانِ مصطفےٰ ہوگا
کہ کوئی روتا کوئی دانت پیستا ہوگا
جو کوئی عشقِ محمدؐ میں مر گیا ہوگا

نقاب چہرے سے جب اُس نے دو کی ہوگی
ہوئے ہیں خاک ہم اُس کی گلی میں جا کے تو
نبی کے ہجر میں کالی ہے میں نے اک مدت
کوئی جناب رضاؔ سے یہ کاش کہدیتا
خدا کا وعدہ ہے تم اسکو خوب سن رکھو
تمام قومی ترقی اسی میں مضمر ہے

تو چاند اپنا سا مونہ لیکے رہ گیا ہوگا
کہیں غبار ہمارا بھی اُڑ رہا ہوگا
امید ہے مجھے دیدارِ مصطفےٰ ہوگا
تمھیں خبر ہے کہ دنیا میں کیا کیا ہوگا
جو احمدی نہ بنے گا وہ اب فنا ہوگا
جو احمدی ہے وہی ہر دو لقا ہوگا

جناب مولانا مولوی سید ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی احمدی سابق پروفیسر مدرسہ الٰہیات کانپور نائب مدیر رسالہ شمس العلوم بدایوں

تمھارے جلوے میں اک جلوۂ خدا ہوگا
خدا کے مرسل و محبوب کے ہو تم منکر
خدا کا قہر ملیگا سارے عالم کو
خدا کیواسطے تکذیب سے کرو توبہ
امام پاک نہ آئے گا دیں گندہ کے
خدا کے قہر سے لاکھوں عذاب آئینگے
کرو مسیح کو راضی کہ ہو خدا راضی
کہیگا سارا جہاں یا مسیح علی وانا
بنے ہیں تیری الفت کے ہم بھی آزادی

تمھاری دید سے دیدارِ مصطفےٰ ہوگا۔
تمھیں خبر ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟
کہیں وہ قحط بنے گا کہیں وبا ہوگا
وگرنہ شورِ قیامت ابھی بپا ہوگا
وہی قبول کرے گا جو پارسا ہوگا
وہ آئینگے تو قیامت کا سامنا ہوگا
وگرنہ پیش ازیں تیرِ کبریا ہوگا
فقط دعائے مسیحا کا آسرا ہوگا
کہ بہتر اس سے ہمارا علاج کیا ہوگا

محبت لردوائے ہزار بیمار یست
بہ قادیان دوا خانۂ محمدا ست
کیا ہے جلوہ جمال و جلال احمد نے
فنا جو تجھ میں ہو صاحب بقا ہوگا
یہاں وہ آئیگا جو طالب شفا ہوگا
کسی میں جان پڑے گی کوئی فنا ہوگا

تضمین

بر غزل حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موج الفت نے ظلمت مری حیراں کر دی
جوش عشق نے حالت بھی پریشاں کر دی
سخت مشکل تھی مگر تو نے یہی آساں کر دی
ای محبت عجب آثار نمایاں کر دی
ز خم و مرہم بر ہ یار تو یکساں کر دی

تمنا دل عشاق ہی اور سب ہیں مرید
ایک تو ہی کہ تمنا کیلئے جو ہے مفید
ہے تری ذرہ نوازی سے مجھے بھی امید
قطرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
ای لبا خاک کر تو چوں متاباں کر دی

جس طرف جاؤں میں سنتا ہوں تمہا افسانہ
اہل عالم کے دلوں میں ہے ترا کاشانہ
عقل حیران ہے کیا شمع کا ایک پروانہ
ہر شمندان جہاں را تو کنی دیوانہ
ای لبا خانۂ فطرت کہ تو ویراں کر دی

تیرے ہی بل پہ تو قائم ہیں یہ دین و دنیا
تیرے ہی دم سے عالم میں یہ شور برپا
کیں تری وجہ سے عشاق نے جانیں بھی فدا
جان خود کس ندہد بر کس از صدق و وفا
راستاں این است کہ ایں جمع تو لعلان کر دی

خلق کی جان ہو اللہ ترا پاک حرم
تجھ سے روشن کیا ہے تو نے خاص کرم
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
ای جنوں گرد ز گردم تو چہ احساں کر دی

ایسی بیہوشی پہ قربان کروں ہشیاری
سوختانی سے بڑھکر ہے یہ اک لاچاری
کاش دنیا میں ہر اک دل ہو ترا آزاری
ای تب عشق بایزد کہ ایں خونخواری
کافر است گر نہ مسلماں کر دی

تیری گرمی سے ہر اک جان کو ہے سوز نہاں
تیری ہستی سے ہے ہر سلسلہ راز و نیاز
مسئلہ ہے ترا آزاد یہ ہے تری پہچان
ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ صلح و صفا شرک ہمہ بریاں کر دی

اختیار و ہوس و افسوس کے توڑے سب بند
اپنے پیارے سے لگایا ہے ہمارا پیوند
شکر ای یار خدا تو نے کیا ہے خورسند
آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کر دی کہ ازیں خاک نمایاں کر دی

(علی)

جناب منشی نعمت اللہ خاں صاحب انور بدایونی

جو ہو خدا کا اسی کا خدا۔ خدا ہوگا
جدا خدا سے جو ہوگا خدا جدا ہوگا

زبان حال سے کہتا ہے انقلاب جہاں
خبر ہے غافلو! کیا کچھ ہوا ہے کیا ہوگا

نہ طرز روش اپنی گر نہ بدلے گا
ہزاروں رنج و مصیبت کا سامنا ہوگا

جو کچھ ہوا ہے۔ ہوا ہے تمہاری غفلت سے
جو ہوگا کچھ وہ تمہارا کیا ہوا ہوگا

ہر جائے شرم تمہاری یہ مستی غفلت
تمہیں بتاؤ یہ حالت رہی تو کیا ہوگا؟

غلام آؤ جواب غلام احمد کے
بھلے کی کہتا ہوں مانو گے گر بھلا ہوگا

اگر تم اب بھی صداقت کے متبع ہو جاؤ
وہی زمانہ وہی تم وہی خدا ہوگا

ہو گے سچے جو مسلم تم اے مسلمانو!
نجات پاؤ گے احمد جو پیشوا ہوگا۔

اٹھو مسیح محمد کے ماننے والو۔
بڑھاؤ ہمتیں مشکل کشا خدا ہوگا

تمہیں ہو سارے زمانہ میں خادم اسلام
تمہارے دم سے ہی اسلام پھر کھڑا ہوگا

تمہیں میں جوش ہے اسلام کی ترقی کا۔
تمہارا فعل جو ہوگا وہ بے ریا ہوگا

میں جانتا ہوں کہ کر دو گے جان تک قرباں
تمہارا جو ہے وہ اسلام پر فدا ہوگا

بڑھے گا دین کی خدمت میں مال جو دو گے
جو آخرت میں خدا دیگا ماسوا ہوگا

اٹھو اٹھو ابھی موقعہ ہے خدمت دیں کا
جو دل میں رکھتے ہو حاصل وہ مدعا ہوگا

بڑھاؤ ہمتیں مسجد بناؤ لنڈن میں۔
مدد کریگا خدا جب یہ حوصلہ ہوگا

یقیں ہے ترک مٹے گا تمام یورپ سے
خدا ہے ایک سو دن یہ کہہ رہا ہوگا

ضرور باب اجابت کھلیگا اے انور
دل شکستہ اگر مائل دعا ہوگا

جناب ماسٹر محمد علی خانصاحب اظہر ٹیچر تعلیم الاسلام قادیان دارالامان

وہ دن بھی خوبی قسمت سے اے خدا ہوگا
کہ عام جلوۂ محمود سے مزا ہوگا

بلائیں لینے کو اک اک سے بڑھ رہا ہوگا
شہ زمانہ بھی اس در کا اک گدا ہوگا

ہجوم خلق میں وہ چاند چھپ رہا ہوگا
تڑپ تڑپ کے یہ بیتاب کہہ رہا ہوگا

لکھا ہوگا جو رخ دل فروز کیا ہوگا
تمہارا کچھ نہ بگڑیگا مرا بھلا ہوگا

نسیم رحمت و تسکین چل رہی ہوگی
نمونہ جنت فردوس کا بنا ہوگا

بنیگی مسجد احمد جو شہر لنڈن میں۔
نبی کے دین کا نقارہ بج رہا ہوگا

سن اے جماعت احمدیہ وقت نصرت ہے
قدم بڑھا کہ ترے ساتھ اب خدا ہوگا

تو پھیل حیطۂ عالم پہ بن کے ابر کرم
برس! کہ پیاسا ترے منہ کو تک رہا ہوگا

نہیں ہے چین کسی کو بھی شاہ ہو کہ گدا
نہ بیقرار بھی ایسا کوئی ہوا ہوگا

ق

ہوئے ہیں اشت میں آوارہ نہیں ملتی
وہ منتظر ہیں کہ اب کون رہنما ہوگا

یہ گتھی ان کی سلجھتی نظر نہیں آتی
ترا ہی ہاتھ اب ان کا گرہ کشا ہوگا

اٹھو اٹھو! کہ یہی وقت ہے بنائی ہے
نہ آ کے غیر کہیں تم سے آگے بڑھ جائیں
چلو بڑھو دلِ احمدؐ پہ سب کو لے آؤ
پھنسے ہیں وہم و کدر میں کیسے اہلِ جہاں
قدم جو پڑتا ہے تحت الثریٰ میں پڑتا ہے
خدا کو چھوڑ کے لیتے ہیں آسرا کس کا
خدا کا کام خلیفہ بنانا تھا! لیکن
جو شکر بعثتِ احمد نہیں کیا تم نے
مدد وہ اپنے خلیفہ کی کر نہیں سکتے
خدا ہے سچے خلیفہ کا حافظ و ناصر
خدا دکھائے گا جب شانِ حضرتِ محمود
نظر نہ آئے گا دنیا کو ملجا و ماوا۔
جھکائینگے سرِ تسلیم پیشِ فضلِ عمر
پیئے گا جو تری الفت کا جامِ اے محمود

بڑھو بڑھو کہ علمِ فتح کا عطا ہوگا
خدانخواستہ ملیا سماں برا ہوگا
کرو نہ دیر کہ پھر وقت کو زما ہوگا
نہیں یہ سوچتے انجام اس کا کیا ہوگا
سنبھالا ایسی گری قوم کا بھی کیا ہوگا
جسے خدا نے خفاظت کا آسرا ہوگا
خلیفہ اللہ کا ثانی کا ہی ساختہ ہوگا
نشانِ ان عدا کی بھی دیکھنا ہوگا
وہ کیا کرے گا جو محتاج غیر کا ہوگا
یہی ہے پہلے سے دستور! دیکھنا!! ہوگا
تو دینِ پاک کا اونچا علم کھڑا ہوگا
تو رخ بجانبِ محمود میرزا ہوگا
تو دام رنج و مصیبت سے چھوٹنا ہوگا
وہی خدا و محمدؐ کا نام ڈالا ہوگا

رحمت اللہ خانصاحب احمدؐ احمدی قادیانی

وہ دو جہاں میں جو مانگے گا سو عطا ہوگا
دلِ شکستہ اگر سائلِ دعا ہوگا
خدائے قادرِ مطلق تو رحم کر اپنا
نہیں ہے جان کی پرواہ۔ ہو نیچ دانہ
یا احمدی ہیں فدائے محمدِ عربی
قرار میرے دلِ بیقرار کو آیا۔
سری نگر میں نبی قبر جیسِ مسیحا کی۔
سدا جہان میں کوئی نہیں رہا زندہ
حضورِ سید کونین جبکہ فوت ہوئے
خدا نے ہم کو رہ مستقیم دکھلا دی

فدا ہو دینِ محمد کا یہ صلہ ہوگا
یقین ہے کہ در فضل و رحم وا ہوگا
وگرنہ بندۂ عاصی ترا فنا ہوگا
میں شمعِ دین پہ مٹ جاؤں گا تو کیا ہوگا
انھیں کو فتح و ظفر کا علم عطا ہوگا
سنا جو میں نے کہ دیدارِ مصطفےٰ ہوگا
وہ آسمان پہ زندہ کہاں گیا ہوگا
ہوا نہیں ہے نہ ہرگز یہ ماجرا ہوگا
تو اور کوئی بھلا زندہ کیا رہا ہوگا
یقین ہے اور بہت کچھ ہمیں عطا ہوگا

خدا سے راہِ ہدایت طلب کرو! احمدؐ
کہ جو قدیم سے ہے اب بھی رہنما ہوگا

جناب حافظ سلیم احمدؐ صاحب سلیم اٹاوی

مسیحِ پاک کے قدموں پہ جو گرا ہوگا
وہ درد و غم۔ الم و رنج سے رہا ہوگا
ہزاروں شاہوں سے بڑھکر وہ شاہ میں ہوگا
کریگا دین کی خاطر جو اپنی قربانی
ہمارے سامنے باطل پرست کیوں آئے
کہ ہم ہیں قاتلِ خنجر پہ شیرِ حق کے غلام
بجا ہی چھوڑینگے عالم میں دین کا ڈنکا
قیامت اٹھیگی اور حشر اک بپا ہوگا
رہے گا نالہ کناں سنکے درد دل۔ برسوں
وہ سخت جاں ہوں مروں گا نہیں بحالتِ کفر
تم بھی اے خجالت کے مونہ چھپا لیگا
تم اپنے جور و ستم خود ہی دیکھ لو ایجاں
تمہارے حسن کی شہرت جو ہوگی عالم میں
نبی کا تابعِ فرماں جو ہوگا اے حافظ

ق

خدا سے خوش وہ خدا اس سے خوش ہوا ہوگا
خدا کا لطف و کرم اسپہ بارہا ہوگا
جناب احمدِ مرسل کا جو گدا ہوگا
تو اس کا حامی و ناصر وہ کبریا ہوگا
وہ جانتا ہے کہ باطل ہر ادعا ہوگا
ہمیں تو دیکھتے ہی اسکا دم فنا ہوگا
ہمارے حال پہ گر مہرباں خدا ہوگا
دلِ شکستہ اگر سائلِ دعا ہوگا
ہمارے حال سے جو شخص آشنا ہوگا
ہزار بار اجل آئے بھی تو کب ہوگا
یہاں جو جلوہ فگن میرا مہ لقا ہوگا
کریں گے عرض اگر ہم کو پھر گلا ہوگا
ہمارے عشق کا ہر جا بھی چرچا ہوگا
یقین جان وہ محبوبِ کبریا ہوگا

جناب منشی محمد عبدالحسن صاحب سلیم جھنجھانوی وارد حال قادیان دارالامان

چلو دلا مدینہ کو
ہے کشش قادیان کی مشہور

حل وہیں ترا مدعا ہوگا
جو یہاں کا رہ گیا ہوگا

جناب ایڈیٹر محمد شفیع صاحب اسلم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احمدیو! بڑھے چلو یارو
فضلِ مولا سے ہمتو آئینگے
اپنی تیغِ دعا سے دشمن پر
رہِ مولا میں جاں کرو قرباں
سلطنت میں خدا کی لاؤ تم
حق پرستی کا پھل چکھاؤ تم
کفر کی سب عمارتیں توڑو
احمدیت کو خوب پھیلاؤ
وسطِ لندن ہو اور مسجد ہو
پنجوقتہ اذان گونجے واں

یہ عدو کو سنا سنا کر کے
احمدیت جگا جگا کر کے
جا پڑو تم خدا خدا کر کے
مال دیدو ذرا ذرا کر کے
دہریوں کو بلا بلا کر کے
بت پرستی چھڑا چھڑا کر کے
بیخ و بن سے ہلا ہلا کر کے
عیسویت مٹا مٹا کر کے
لوگ پوچھیں یہ کیا ہے کیا؟ کر کے
کفر ٹوٹے خدا خدا کر کے

مست تو نے بنا دیا اسلم
شعر اپنے سنا سنا کر کے

لگاہِ لطف خدارا بجانبِ الطہر
کرم! کہ میرے لیے موجبِ شفا ہوگا

Digitized by Khilafat Library

جناب فضل کریم صاحب خوش الحان

قادیاں میں مرنے کا جو ساماں ہوگا
تب مرا قلب سیہ لعل بدخشاں ہوگا

ازسرِ نو یہ مری زیست سنور جائیگی
میرا آقا جو میرے حال کا نگراں ہوگا

فضل کی فضل عمر سے ہی امید واثق
منتظر ہوں کہ وہ ہر حال میں ساماں ہوگا

ہے تڑپ قوم محمد کی تجھے سب سے بڑی
ابن احمد ترا اللہ ثنا خواں ہوگا

بالیقیں میرا یہ ایمان ہے، اور لاکھوں کا
اب زمانہ میں تو ہی دین کا سلطاں ہوگا

تیرے قدموں پہ گرا ہوں یہ یقیں ہے مجھکو
تو مرا اور خدا تیرا نگہباں ہوگا

تجھ سے جو منہ موڑ کے پھر شخص نے منہ کی کھائی
جو عدو ہوگا ترا دشمن ایماں ہوگا

بزم احمد ہے یقیناً تری بزم عالی۔
تجھ سے سنکر بھاگیگا دراصل وہ شیطاں ہوگا

نور توحید کا جسوقت اجالا ہوگا
کفر مٹ جائیگا اسلام دوبالا ہوگا

دیکھ لیگا اسی دنیا میں وہ فردوس بریں
جسنے ہر فتنہ میں ایمان سنبھالا ہوگا

احمدی قوم مبارک ہے تو اب دنیا میں
تیرا ہر فرد زمانہ میں نرالا ہوگا

چھوڑ دی سستی۔ کمر باندھ اور اب ہمت کر
لطف حق تیری طرف دیکھنے والا ہوگا

وقت ہے وقت اب اٹھ۔ اسکو جگا اسکو اٹھا
پائیگا کیا جو یونہی بیٹھنے والا ہوگا

احمدی ہونگے مبلغ تو بڑھیگا اسلام
احمدیت ہے جو اس کام کا آلہ ہوگا

ہوگی تیار جو لندن میں ہماری مسجد
موند ہر اک حاسد و بدخواہ کا کالا ہوگا

یہی مسجد ہے جو دنیا کی ہوا بدلیگی۔
اس کا ثانی کوئی گرجا نہ شوالا ہوگا

ہوگا منبار سے جب نعرۂ تکبیر بلند
خاص اک جلوۂ اللہ تعالیٰ ہوگا

ہوگی بیدینی و الحاد کی ظلمت کافور
شمس اسلام نے سر اپنا نکالا ہوگا

طالبِ فضل ہے ای فضل عمر فضلِ کریم
جلکے بس خاک ہی ہو جائینگے سارے حاسد

باعثِ برکت و عزت ترا داماں ہوگا
نام محمود کا دنیا میں جو بالا ہوگا

جناب صوفی تصور حسین صاحب اویس بریلوی مہاجر دارالامان قادیان

جو دل ہے شیفتۂ سید الوریٰ ہوگا
وہ بر دا اس کا جہاں میں خدا نما ہوگا

خدا کی راہ میں خدمت سے جو فنا ہوگا
یقین ہے کہ وہی صاحبِ بقا ہوگا

فدائے احمدِ مرسل جو ہو گیا ہوگا
بلند حشر میں اس کا ہی مرتبہ ہوگا

جو قادیاں کا نمونہ نہ حق نما ہوگا
تو گم جہان سے پھر مسلکِ ہدیٰ ہوگا

یہی مقام ہدایت۔ نبی کا مسکن ہے
یہاں رہیگا وہ۔ جو صاحبِ صفا ہوگا

خدا کے فضل کے وارث اگر نہیگے ہم
فضولیوں کا ہمیں چھوڑنا روا ہوگا

جو قادیاں میں رہیں وہ نمونہ بن جائیں
کہ حاصل اس سے ہر اک دل کا مدعا ہوگا

ہمیں وسیلہ خدا نے دیا بہت بھاری
مسیح وقت ہمارا ہی پیشوا ہوگا

پھنسیں نہ احمدی اب دامِ زلف کا کل میں
کہ دل لگانا سیہ کاروں سے بلا ہوگا

بخشکشِ دعا و نکی کچھ اصل راہ وہیں ہے
عمل بغیر کسیکا نہ کچھ بھلا ہوگا

جو اس جہاں نہ سنبھلینگے مزرع العقبیٰ
تو عیشِ آخرت آخر کو بدمزہ ہوگا

بنیں گے بگڑے ہوئے کام اپنے اکدم میں
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا

اجابت آئیگی دوڑی خدا کی جانب سے
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا

فلک زمیں کو فلک کو زمیں بنا دیگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا

اویس چاہیے خوفِ ندامتِ محشر
شفیعِ روزِ جزا اپنا پیشوا ہوگا

جناب محمد علی خالصاحب اشرف ہوشیارپوری ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تلونڈی جھنگلاں

جان و دل تجھپر فدا ہے ای مسیحِ قادیاں
تو ہمارا پیشوا ہے ای مسیحِ قادیاں

کسطرح تعریف تیری میں لکھوں مرشد مرے
مدح خواں تیرا خدا ہے ای مسیحِ قادیاں

تجھکو بھیجا ہے خدا نے خدمتِ دیں کیلئے
تو نبی و مقتدا ہے ای مسیحِ قادیاں

مر چکا تھا دین حق تو نے اسے زندہ کیا
مردہ دل کی تو دوا ہے ای مسیحِ قادیاں

ہادی و مہدی ہے تو سارے جہاں کے واسطے
تو بروزِ مصطفےٰ ہے ای مسیحِ قادیاں

یہ تری تعریف جامع ہے جو ہم کہدیں تو
مظہرِ شانِ خدا ہے ای مسیحِ قادیاں

رہنمائی ہم گنہگاروں کی شاہا کیجیے۔
تو ہی سب کا رہنما ہے ای مسیحِ قادیاں

کشتیٔ امت بچائی تو نے جو تھی ڈوبتی
تو ہمارا ناخدا ہے ای مسیحِ قادیاں

خواہش اشرف ہے یہ تیرے ہی قدموں میں رہوں
تجھ سے دوری اک بلا ہے ای مسیحِ قادیاں

جناب سید ناصر نواب صاحب قبلہ ناصر

ہمارے حال پہ جب مہرباں خدا ہوگا
وہ کونسا ہے جو حاصل نہ مدعا ہوگا

سدا سے ہے وہ پیارا مرا سدا ہوگا
کبھی نہ عاشقِ شیدا سے وہ جدا ہوگا

اسی کو یار بنا اور اسی کا ہو طالب
پھر انتظار میں رہ دیکھ کیا سے کیا ہوگا

کسی سے رکھ نہ توقع کسی سے دل نہ لگا۔
قبول کر یہ سخن تجھکو فائدہ ہوگا

تو اس کی مان تو تیری ہر ایک مانیگا
تری زمین بنیگی ترا سما ہوگا

یہ بادشاہ جہاں کے بنیں گے تیرے غلام
حقیقتاً تو گر اس شاہ کا گدا ہوگا

ہمکو ہے اسکا کرم۔ کیمیا ہے اس کی نظر
سمجھ میں آئے گا یہ بخت گر رسا ہوگا

جو اس کے در پہ گرے گا بلند ہوویگا
جو اس سے دور رہے گا وہی فنا ہوگا

جو اسکا عاشقِ صادق ہے وہ بنے گا امام
جو اسکی راہ پہ چلتا ہے۔ پیشوا ہوگا

جناب نظام الدین صاحب جہلمی مہاجر مالک احمدیہ کلاتھ مرچنٹ قادیان

اویس چاہیے خوفِ ندامتِ محشر
شفیعِ روزِ جزا اپنا پیشوا ہوگا

امورِ عامہ کا نیا ناظر

Digitized by Khilafat Library

گذشتہ چند ماہ تک سید زین العابدین صاحب ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ رہے آپنے نہایت عمدگی اور تن دہی سے اس کام کو سرانجام دیا اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ سید صاحب اس کام پر عارضی طور پر لگائے گئے تھے کیونکہ دراصل حضرت آپ کے علم و فضل کی وجہ سے تحریر کا کام لینا چاہتے تھے اور چاہتے ہیں۔

اب جبکہ خانصاحب ذوالفقار علیخاں صاحب آف رامپور تشریف لے آئے ہیں تو اس حالت میں جبکہ شاہ صاحب پہلے ہی سے ایک دوسرے کام سے اسطرف منتقل کر دیئے گئے تھے شاہ صاحب نے ان کو ۱۶ر فروری ۱۹۰۲ء کو چارج دیدیا۔ آپنے حضرت کے ارشاد کے ماتحت محلہ داروں کے انتظام کا سلسلہ جاری کیا آپکے امور عامہ سے رخصت ہونے پر ایک الوداعی ایڈریس محلہ داروں کی طرف سے پیش ہوا جو کہ خاکسار شیخ محمود احمد نے ہی لکھا اور پڑھکر سنایا۔ ۱۶ر فروری کو بعد نماز عصر امور عامہ کے دفتر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی موجودگی میں ایک اجلاس ہوا اور ٹی پارٹی کے بعد خانصاحب مہر محمد خانصاحب شہاب احمدی نے قرآن کریم پڑھکر سامعین کو محظوظ فرمایا اسکے بعد بھائی نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر نے اپنی نظم سنائی۔ اسکے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس دو تھے ایک شاہ صاحب کے لیے اور دوسرا خانصاحب کے واسطے۔ آخیر میں حضرت نے تقریر فرما کر جلسہ دعا پر ختم کیا۔

ایڈریس

شاہ صاحب!

ہم بیل میں سوار ہوتے ہیں اور ایک شریف آدمی سے باتیں کرتے ہیں تھوڑی سی باتوں سے ہی ہم اپنے دل میں اُسکے لیے ایک محبت کا جوش پاتے ہیں۔ اور جب وہ ہم سے جدا ہوتا ہے تو اُسکے لیے شکریہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور محبت بھرے لفظوں سے اُسکو جدا کرتے ہیں پس جب عارضی تعلق ہمارے جسم کے اندر محبت کی ایک ایسی لہر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ لہر کبھی شکریہ سے اور محبت کے الفاظ بنکر نکلتی ہے اور کبھی دیگر اعضاء سے مصافحے اور معانقہ کے رنگ میں صادر ہوتی ہے باوجود اسکے کہ یہ محبت ایک عارضی تعلق سے پیدا ہوئی ہے ہم اسکے لیے اس قدر گرم جوشی دکھاتے ہیں لیکن وہ محبت جو کئی تعلقات سے ملکر پیدا ہوئی ہو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اُسکے لیے انسان اپنے اندر کیا کیفیت پاتا ہے بعض اوقات اُسکے اظہار کے لیے وہ کوئی ذریعہ اختیار نہیں کر سکتا اُس کا دل اپنے دوست کے تصور سے خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو جاتی ہے اور کے چہرے پر سرخی دوڑ جاتی ہے اور زبردست محبت بڑھ کر اُس کا مونہہ پکڑ لیتی ہے جس سے وہ بولنے سے قاصر ہو جاتا ہے پس ایسی حالتوں کے لیے یہ دعوت کا طریق جاری ہے میں بھی اُس زبردست محبت کی وجہ سے جو خدا کے مقدس خلیفہ کے لیے اپنے آپ کو اُسی قائم شخص کی مانند پاتا ہوں۔

شاہ صاحب! آپنے اپنی زندگی کو ہمارے سامنے اُسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کیا۔ باوجود اسکے آج سے چند سال پیشتر آپ ایک نوجوان تھے اور نوجوان ہیں۔ ایک نوجوان کی امنگیں اور خواہشیں جو کچھ ہوتی ہیں اُن کا اندازہ ہم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے۔ لیکن آپنے اس جوانی کی وقت اپنی امنگوں اور خواہشوں کو خدا کے مقدس اور برگزیدہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کے سامنے قربان کر دیا۔ یہ وہ پہلا اُسوہ تھا جو آج سے چند سال پیشتر آپکی طرف سے آنیوالی نسلوں کے سامنے رکھا گیا یہ جوانی میں اطاعت اور فرمانبرداری ایک تاریخی یادگار رہے جو آپ سے صادر ہوئی آپکے اس نیک نمونہ اور نیک سبق کی وجہ سے جو آپنے عملی طور پر ہمکو دیا۔ اُسکے لیے ہم سب آپکے شکر گزار ہیں۔ میں اُن واقعات کو یہاں ذکر کرنا مناسب سمجھتا جو کہ آپ کو اس سفر میں تکلیفوں کے رنگ میں پیش آئے مگر ہاں یہ میں کہوں گا کہ اس سفر میں آپ کا زندہ رہنا۔ آپکی ترقیاں یہ اُسی شخص کی نیم شبی دعاؤں کا نتیجہ تھا جسکی خاطر آپنے اپنے آپکو قربان کیا تھا۔ آپنے بظاہر اپنی ساری امیدوں کا خون کیا تکلیفوں کے کنوئے میں گرے لیکن وہ کنواں آپکے لیے یوسف کا کنواں ثابت ہوا۔ آخر اُسی کنوئے نے جو بظاہر بھیانک منظر لیے ہوئے تھا۔ لیکن اُسی کی تہ میں یوسف کے لیے مصر پر نبوت اور حکومت کا دروازہ کھلا تھا۔ یوسف پر ملائکہ کے نزول کا باعث ہوا۔

شاہ صاحب! آپ کو حضرت یوسف سے میں اگر نسبت دوں تو میرے نزدیک وہ غلط نہ ہوگی اس جنگ کے گہرے کنوئے میں آپگرے اور بہت بری طرح گرے لیکن اس کنوئے میں سے آپکے لیے وہ راستہ نکلا کہ آپ مصریوں پر حکومت کرنے والی قوم کے مقربین میں سے ہو گئے۔ حضرت یوسف کے لیے زندان مصر اُن کی ترقیوں کا باعث ہو گیا۔ اور آپکے قصر النیل کا محبس حضرت یوسف کے قرب کا ذریعہ بن گیا حضرت یوسف کے لیے حضرت یعقوب کی بیقراری اور اُن کی خدا کے حضور آہ و زاری بعینہٖ ایسی تھی جیسے آپکے لیے حضرت محمود کی بیقراری اور خدا کے حضور آہ و زاری حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جاؤ یوسف کو تلاش کرو۔ اور خدا سے ناامید نہ ہو۔ تو حضرت محمود نے یورپ کے سفیروں پیشوؤں۔ پادریوں اور بڑے بڑے اراکین سلطنت کو کہا کہ جاؤ میرے یوسف کی خبر لاؤ۔

شاہ صاحب! اگر حضرت یعقوب کی اعجازی دعاؤں نے نہ صرف یوسف کو ہی زندہ رکھوایا بلکہ اُسکو بڑے بڑے مناسب عالیہ بھی دلوائے۔ تو میں کہونگا کہ اسی طرح ہمارے یعقوب نے وہ معجزانہ دعائیں کیں جنھوں نے آسمانپر ملکوتی دنیا میں شور پیدا کر دیا اور ملائکہ کو بھی مجبور کیا کہ آپ کی حفاظت کریں۔ لیکن اُس یوسف میں اور اُس یوسف میں جہاں نبوت کا فرق ہے وہاں یہ بھی فرق ہے کہ اُس یوسف کے پاس یعقوب خود گئے اور اس یعقوب کے پاس یوسف خود آیا۔ جہاں یوسفوں میں فرق ہے وہاں یعقوبوں میں بھی ایک فرق ہے۔ وہ یعقوب ایک نبی تھا اور یہ یعقوب ایک عظیم الشان نبی کا خلیفہ ہے۔

شاہ صاحب! جہاں آپنے ایک اسوۂ حسنہ قائم کیا وہاں آپ ہی کی ذات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی معجزانہ دعاؤں پر ہمارا ایمان اور بھی بڑھ گیا۔ اور آپ ایک زندہ نشان ٹھہر گئے۔ پس اسلیے کہ آپنے ہمکو ایک نیک سبق دیا آپ ہمارے محسن ٹھہرے اور اس لحاظ سے

کہ آپنے خدا کے مقدس خلیفہ کی دعاؤں سے یہ ترقیاں حاصل کیں اک نشان۔ خدا کے نشانوں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے اور اپنے محسنوں سے محبت کرنا اور اُن کا شکریہ ادا کرنا شیوۂ مسلم ہے۔

آپ! روحانی طور پر جس یعقوب کے بیٹے ہیں اُس کو ہمکو بھی نسبتِ فرزندی ہے۔ ہم یعقوب کے اُن بیٹوں کی طرح نہیں جو یوسف سے حسد کرتے تھے۔ چونکہ وہ یعقوب کے جسمانی فرزند تھے۔ اور ہم روحانی۔ ہم آپکی ہر ترقی کو اپنی ترقی سمجھتے ہیں اور آپکی ہر خوشی کو اپنی خوشی۔ آپنے اپنی سچی قربانی سے خلیفۃ المسیح کی رضا کو حاصل کیا۔ اور خلیفۃ المسیح کے محبوب ہوئے۔ پس جو خلیفۃ المسیح کو محبوب ہے، اور اُس کی دعاؤں کا زندہ نمونہ ہے۔ وہ ہم سب کو محبوب ہے، اور ہمکو کسی قسم کی جدائی بھی پسند نہیں

شاہ صاحب! ان امور کے علاوہ آپنے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے امور عامہ میں دو تین مہینے کام کیا۔ اس عرصہ میں ہمارے ساتھ جس محبت جس اخلاص اور جس خندہ دہنی کے ساتھ آپنے سلوک کیا۔ وہ ہم سب کے دلوں پر نقش رہے گا۔ ہم جسقدر محکمہ دار ہیں اس نئے نظام میں ہمارے انتخاب کا عالم وجود میں آنا۔ آپکی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جس عمدگی سے آپنے اس نظام کو چلانے کی کوشش کی جس کو خلیفۃ المسیح نے آپکے سپرد کیا اور آپنے جس اخلاص سے اُس کو چلایا وہ آپ ہی کا حق تھا۔

شاہ صاحب! آپنے ہلوگوں سے جس عمدہ طریق سے سلوک کیا ہم سب اس کی وجہ سے آپکی محبت سے لبریز ہیں اور اگر خدا نے چاہا تو اسی طرح ہمارا دل آپ کی محبت کو محفوظ رکھے گا۔ ہم سب کے سب ممبر جو آپ ہی کے ہاتھ کے قائم کئے ہوئے ہیں شکر گزار ہیں اور آپکی جدائی سے افسوس کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ جس صیغہ میں بھی جائینگے ہماری محبت کو بھی اپنے ساتھ لیجائینگے اور ہمکو فراموش نہ کرینگے ہم سب کے سب دعا کرتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ آپکے لیے دعا کریں کہ خدا آپکو بڑی بڑی ترقیوں پر فائز کرے ✦

خاکسار محمود احمد و ممبران انجمن کارکن قادیان

ایڈریس

خاں صاحب!

آپ ناظر امور عامہ ہو کر تشریف لاتے ہیں۔ ہم سب ممبر صدق دل سے اھلاً وسھلاً ومرحبًا کہتے ہیں۔ ہم آپ کی ویسی ہی اطاعت کرینگے جیسے کہ شاہ صاحب کی کرتے رہے ہیں۔ ہم آپکی اطاعت کو ویسا ہی فرض سمجھتے ہیں جیسا کہ ناظروں کے متعلق ہمارے ذہنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ذہن نشین کرایا ہے۔

خاں صاحب! میں کہوں گا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو خدا کے مقدس خلیفہ نے اسطرح سے نوازا۔ اور اس سے قبل خدا کے پاک نبی اور مرسل کے زمانہ میں اور پھر اُسکے خلیفہ اول کے وقت میں خدمات کرنے کے موقع ملے۔

خانصاحب! ہر نیکی کی تحریک کرنے والا ایک فرشتہ ہوتا ہے پس خدا کے مقدس خلیفہ کا کلام اب آپکے ذریعہ سے ہم تک پہنچا کرے گا۔ اور ہم اُس پر عمل کر کے نیکیاں حاصل کرینگے۔ پس آپ اسکیطرف اُن پاک کلمات کو سنینگے اور دوسری طرف ہم تک پہنچائینگے۔ جسپر عمل کرنا ہمارے لیے نیکی کا باعث ہوگا اسلیے آپکا مقام ہمارے لیے ایک فرشتہ کا مقام ہے جو نیکی کی تحریک کرتا ہے۔

خاں صاحب! اسکے علاوہ آپکو وہ وقت بھی میسر آئینگے کہ صرف خدا کا خلیفہ ملائکہ کے جھرمٹ میں بیٹھا ہوا ہوگا اور دوسرے انسانوں میں سے کوئی پاس نہ ہوں گے آپ اُسوقت راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہوں گے۔ پس اس مبارک وقت کا ملنا آپ کے لیے موجب فخر و عزت ہے ہم سب کے سب آپسے امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ نہایت محبت اور شفقت کا برتاؤ کرینگے۔ اور ہمکو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے ہم سب آپکے اس معزز عہدہ پر فائز ہونے پر صدق دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

آخر میں میں پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور باادب عرض کرتا ہوں کہ اس آنیوالے کی ترقیوں کے لیے اور جانیوالے کی ترقیوں کے لیے دعاء فرمائیں اور اُسی دعا میں ہم خاکساروں کو بھی یاد رکھیں۔ والسلام

شیخ محمود احمد و جملہ ممبران انجمن کارکن قادیان

نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام کے جو لیکچر جو کچھ فرمایا وہ جگہ کی قلت کی وجہ سے اس اخبار درج نہ ہو سکی۔ انشاء اللہ کسی دوسرے پرچے میں آپ اسکو ملاحظہ فرمائینگے انشاء اللہ

الحکم میں بے ترتیبی

چند ہفتوں سے الحکم کے انتظام میں کچھ قسم کی بے ترتیبی پیدا ہو گئی ہے۔ جس کا نمبر خود افسوس ہے۔ میں جلد سے جلد اس کو دور کر دوں گا انشاء اللہ العزیز

اور عنقریب آپ الحکم کے کالموں کو نہایت عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیار سے مزین دیکھیں گے میں نے کئی ماہ کی غور و خوض کے بعد الحکم کے لیے ایک نیا پروگرام تجویز کیا ہے جو کہ احمدیہ پبلک کے لیے بہت ہی مفید ہوگا۔ امید ہے کہ احباب الحکم کو عمدہ سے عمدہ بنانے کے لیے جلد نئے خریدار عطا فرما دیں (شیخ محمود احمد)

کیا آپ

الحکم کو اُسی شان و شوکت سے دیکھنا چاہتے ہیں؟
اسکے لیے ایک ہی گُر ہے کہ

آپ توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں